رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے گستاخوں کا عبرتناک انجام

مؤلف

سید خواجہ معز الدین اشرفی

مصطفیٰ فاؤنڈیشن

لاہور کینٹ

رسول اللہ ﷺ

کے گستاخوں کا عبرتناک انجام!

مؤلف

سید خواجہ معز الدین اشرفی

مصطفیٰ فاؤنڈیشن

لاہور کینٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

سلسلہ اشاعت نمبر 56

نام کتاب	--------	رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کا عبرتناک انجام
مؤلف	--------	سیّد خواجہ معز الدین اشرفی
صفحات	--------	۴۰
طابع	--------	مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
تاریخ اشاعت	--------	۴ ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ/ اپریل ۲۰۰۶ء
شرف اشاعت	--------	مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور کینٹ
زیر سرپرستی	--------	محمد مقصود الحسن مرزا چیئرمین مصطفیٰ فاؤنڈیشن
ہدیہ	--------	دعائے خیر بحق معاونین واراکین
تعداد	--------	گیارہ صد

نوٹ: شائقین مطالعہ -/15 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ملنے کے پتے

دفتر جماعت اہلسنّت پاکستان

مدرسہ غوثیہ تعلیم القرآن جامع مسجد زینب فاروق کالونی والٹن لاہور چھاؤنی

مصطفی لائبریری

E/161 فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ فون 5824921/03004273421

شرفِ عنوان

میں اپنی اس ترتیب کو ان کے نام منسوب کرتا ہوں جن سے مجھے بےحد عقیدت و محبت ہے۔

۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ حضرت شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمۃ (بانی جامعہ نظامیہ حیدر آباد)
۴۔ حضرت مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث مبارکپوری (بانی جامعہ اشرفیہ)
۵۔ حضرت مولانا سید عبد اللہ شاہ محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ

اور

سیدی مرشدی مولائی ابو المسعود حضرت سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہٗ
(سجادہ نشین آستانہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی فیض آباد یو۔ پی)

حکیم اہل سنت مولانا محمد موسیٰ امرت سری مدظلہٗ
بانی و صدر مرکزی مجلس رضا لاہور

نیازمند

سید خواجہ معز الدین اشرفی غفرلہٗ

کون اور کہاں

۱	ابولہب	۹
۲	عتبہ بن ابولہب	۱۱
۳	اُم جمیل	۱۲
۴	ابوجہل	۱۳
۵	کعب بن اشرف	۱۴
۶	ابو رافع	۱۷
۷	حضرت جبریل علیہ السلام کا انتقام	۲۱
۸	عمرو بن جحاش	۲۰
۹	ابن خطل	۲۰
۱۰	حکم بن ابوالعاص	۲۲
۱۱	ایک متکبر کا انجام	″
۱۲	بخل کا عذاب	″
۱۳	ایک عیسائی کا انجام	۲۳
۱۴	گستاخوں کی عقل ماؤف ہوگئی	
۱۵	سفیان بن ہذلی	۲۴
۱۶	اُبی بن خلف	۲۵
۱۷	اُمیہ بن خلف	۲۶
۱۸	اسماء بنت مروان	۲۷
۱۹	اُم ولد	۲۸
۲۰	ابو ہاجر	″
۲۱	شاہ کسریٰ	۲۹
۲۲	ایک مرتد کا انجام	۳۰
۲۳	عاص بن وائل سہمی	۳۱
۲۴	اسود بن عبد یغوث	۳۲
۲۵	حارث بن قیس	″
۲۶	ابو قیس بن الفاکہ	۳۳
۲۷	اسود بن مطلب	″
۲۸	عقبہ بن ابی معیط	″
۲۹	نضر بن حارث	۳۴
۳۰	عبداللہ بن قمیئہ	″
۳۱	عتبہ بن ابی وقاص	۳۵
۳۲	ابی معنگ	″
۳۳	ایک جھوٹے کا انجام	۳۶
۳۴	ایک مفتری کا انجام	″
۳۵	بے ہوشی کا عذاب	۳۷
۳۶	ایک منافق کا انجام	″
۳۷	حارث بن ابی حارثہ	″
۳۸	ایک مشرک کا انجام	۳۸
۳۹	ایک مشہور واقعہ	″
۴۰	مخالفین حدیث کا انجام	۳۹
۴۱	فرمان نبوی کی خلاف ورزی پر سزا	″
۴۲	درود و سلام میں اختصار کی سزا	″
۴۳	گدھے کی صورت	۴۰
۴۴	چلنے پھرنے سے محروم	″

اظہارِ حقیقت

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین

رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ایمان کی روح اور انسانیت کی آبرو ہیں۔ آپکی بارگاہ میں حضرت آدم علیہ السلام تا ایں لاکھوں نہیں کروڑوں قلوب شب و روز عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرتے رہے ہیں اور تا قیام قیامت کرتے رہیں گے۔ اس سنت کو سعید الفطرت انسان اپنا سرمایۂ حیات اور ذریعۂ نجات سمجھتا ہے۔ نیز آپکی بارگاہ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کا انداز بھی ہر ایک کا منفرد ہے۔ کسی نے نعت و منقبت کے گلدستے پیش کیے اور کسی نے درود و سلام کے موتی نچھاور کیے۔ تو کسی نے آپکی پیاری پیاری دل نواز اداؤں کو اپنے قلم کی سجدہ گاہ بنا کر اپنے قلب و فکر کو آپ کی سیرت طیبہ کے طواف میں مصروف رکھا۔ مجھ گنہگار کے قلب میں بھی ایک خواہش پیدا ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش برداروں میں میرا بھی نام ہو جائے۔ اسی خواہش کے تحت میں ایک انوکھے انداز فکر سے رسول انس و جان علیہ افضل الصلوٰۃ الرحمٰن کی بارگاہ اقدس میں باریابی کی کوشش کر رہا ہوں اور اس کوشش کا نام ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کا عبرت ناک انجام"

یہ میری ذاتی محنت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسلاف کی تصانیف سے نقل کردہ روایات ہیں جن کو میں کچھ اختصار کے ساتھ نقل کیا ہوں۔ میں محترم مولانا محمد افضل محی الدین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک حدیث جو نزہۃ القاری صفحہ نقل ہے اور یہ میرے [illegible] اسکی نشاندہی فرمائی۔ بالخصوص محبی و مخلص محمد یحییٰ انصاری اشرفی و عزیزی محمد یونس انصاری کا مشکور ہوں ان کی دوستی نے مجھے دولت علم سے مالا مال کیا۔

اور مولانا حافظ عبدالقدیر صاحب، مولانا عرفان اللہ شاہ نوری صاحب، مولانا سید شجاعت علی مرحوم قادری صاحب کے حسن تعاون کو فراموش نہیں کر سکتا کیونکہ ان حضرات نے اپنا قیمتی وقت دے کر ترتیب میں رہنمائی فرمائی۔

(دعاؤں کا طالب) سید خواجہ معز الدین اشرفی

۳۱ اگست ۱۹۹۱ء م ۲۰ صفر المظفر ۱۴۱۲ھ

جواہر ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ ہر مسلمان کیلئے فرض ہے کہ وہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنی اولاد، والدین، جان مال بلکہ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب رکھے اور یہی حکم رب العزت ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ لَا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؏ (سورہ توبہ آیت نمبر ٢٤ پارہ ١٠)

اور حضور علیہ السلام نے بھی اپنی امت پر آپ کی محبت کو لازم قرار دیا چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے کہ۔

لَنْ يُّؤْمِنَ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی اس طرح ہے۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں"

ارشاد مجدد الف ثانی

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کامل محبت کی علامت و نشانی آپ کے دشمنوں کے ساتھ کامل بغض و عداوت رکھنا ہے۔ محبت میں سستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ محب محبوب کا دیوانہ ہوتا ہے اسکی مخالفت کی تاب نہیں رکھتا اور محبوب کے مخالفوں کے ساتھ کسی طرح بھی صلح و آشتی نہیں کر سکتا اور مختلف محبتیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ جمع ضدین کو محال و نا ممکن کہا گیا ہے ایک کے ساتھ محبت دوسرے کی عداوت کو مستلزم ہے اچھی طرح غور کرنا چاہیئے۔

(مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ

حصہ سوم دفتر اول جلد ۱ صفحہ ۳۹۲)

ارشاد امام اہل سنت

ایمان کے حقیقی اور واقعی ہونے کو دو باتیں ضروری ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم' تو اسکی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم' کیسی ہی عقیدت' کیسی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے استاذ' تمہارے پیر' تمہارے بھائی' تمہاری اولاد' تمہارے احباب' تمہارے بڑے' تمہارے اصحاب' تمہارے مولوی' تمہارے حافظ' تمہارے مفتی' تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں تو اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینک دو۔ ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو۔ نہ اسکی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت کو خاطر میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا۔ جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا۔

(تمہید ایمان بآیات قرآن صفحہ ۵ از امام اہل سنت احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ)

گستاخ رسول کی سزا

حالت نشہ میں:۔ اگر کوئی شخص حالت نشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیا تو اسکے بارے میں حضرت ابوالحسن قابسی علیہ الرحمہ نے فتویٰ دیا کہ اس کو قتل کیا جائے گا کیونکہ یہ سزا نشہ کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی، اسلئے کہ نشہ تو اس نے خود اختیار کیا ہے۔

زبان کی لغزش:۔ امام محمد بن ابی زید سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ گستاخی کرنے میں زبان کی لغزش کا عذر نہیں سنا جائے گا (اور یہ شخص بھی واجب القتل ہے)

نعلین شریف کی توہین:۔ اگر کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریف کی بھی توہین کیا تو واجب القتل ہے۔

گستاخ کی توبہ:۔ اگر کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں صراحتہً گستاخی کرنے کے بعد توبہ بھی کرلے تب بھی واجب القتل ہے۔ حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ توبہ قابل قبول نہیں۔

سزا کی وجہ:۔ امام سیدنا قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ توبہ کرنے کے بعد بھی گستاخ واجب القتل ہے کیونکہ یہ سزا کفر کی وجہ سے نہیں حد شرعی کے تحت ہوگی۔

توبہ نہ کرنے پر:۔ اگر کوئی مسلمان آپ کی شان اقدس میں گستاخی کے بعد توبہ کے مطالبہ پر توبہ سے انکار کیا تو قتل کرنے کے بعد اسکو غسل دیا جائے گا نہ اسکے جنازہ کی نماز پڑھی جائیگی نہ کفن دیا جائے گا نہ اس کا ستر چھپایا جائے گا بلکہ کافروں کی طرح صرف مٹی میں دبا دیا جائیگا۔

کافر کی توبہ:۔ اگر کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کیا پھر توبہ کرکے اسلام قبول کرے تو اسلام قبول کرنا اسکے قتل کو ساقط نہیں کریگا۔ اسکی مثال اس طرح ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرنے سے پہلے کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو جس طرح اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اس جرم کی سزا ساقط نہیں ہوتی کیونکہ سزا حد شرعی ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں جب ہم مسلمان کی توبہ قبول نہیں کرتے تو کافر کی توبہ بدرجہ اولیٰ قبول نہیں کریں گے۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از امام ابوالفضل سیدنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لاہور اردو ترجمہ مولانا سید محمد حسین ہاشمی ایم اے)

گستاخانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ناپاک کردار

اور اُن کا

عبرتناک انجام

ابُولہب — یہ بدبخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبد اللہ اور ابولہب دونوں حقیقی بھائی تھے نیز یہ بنی ہاشم کا رئیس تھا اور حضور علیہ السلام کا یہ پڑوسی بھی تھا۔ دنیائے عرب کا زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اپنے قبیلہ کا کوئی بھی فرد غلطی کرتا تو اہلِ قبیلہ ہونے کی وجہ سے تمام قبیلے والے اس کی حمایت کرتے۔ مگر یہ بدبخت یعنی ابولہب، ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرنے کے بجائے ہر روز ایک نئی شرارت کا منصوبہ تیار کرتا۔ حضور جب کاشانہ اقدس میں مصروف عبادت ہوتے تو یہ ملعون مردہ جانوروں کی بدبودار اوجھ، گلی سڑی آنتیں اٹھا کر لاتا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینک دیتا اور گھر کے آنگن میں کوڑا کرکٹ ڈالتا۔ اور اس نے اپنے دونوں لڑکوں کو ایک مرتبہ بلایا اور ان سے کہا تمہارے نکاح میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو صاحبزادیاں ہیں انہیں طلاق دے دو نہیں دو گے تو تمہاری میری بول چال، لین دین، آنا جانا ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیگا۔ اور تم لوگ میرا منہ بھی نہیں دیکھ سکو گے۔ چنانچہ دونوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں کو چھوڑ دیا۔

ابولہب ملعون کی بدباطنی کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے، اعلان نبوت کے ساتویں سال کفار مکہ نے حضورؐ کے ساتھ اور حضورؐ کے سارے خاندان بنی ہاشم

اور بنی مطلب کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے وہ افراد بھی جنہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا اور جو اسلام قبول کر چکے تھے حضورؐ سے اہل قبیلہ ہونے کے باعث شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ لیکن یہ بدبخت ہاشمی اور وہ بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا ہونے کے باوجود حضورؐ کی اور تمام اہل قبیلہ کی مخالفت کیا اور اس وقت کفار مکہ کا ساتھ دیا۔

اور جب خدا وند قدوس نے حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی وانذر عشیرتک الاقربین (سورہ شعراو)

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے، تو اس ارشاد الٰہی کی تعمیل میں حضورؐ کوہ صفا پر کھڑے ہو کر مشرکین مکہ کو توحید کا درس دے اور اللہ کے عذاب سے ڈرائے اس وقت ابولہب انگلی اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے گستاخی کی کہ اس کی یہ حرکت رب العزت کو بہت ناگوار گذری اور سورہ لہب نازل ہوا اس سورہ مبارک کے تنزیل کے بعد بزدلی کے باعث بدر کی جنگ میں شریک نہ ہوا۔ لیکن بدر کی عبرتناک شکست پر ابھی صرف ایک ہفتہ ہی گذرا تھا کہ اس کے جسم پر ایک زہریلا پھوڑا نمودار ہوا جو چند دنوں میں اس کے تمام جسم پر پھیل گیا ہر جگہ سے بدبو دار پیپ بہنے لگا اور اس کا گوشت گل گل کر جسم سے جدا ہونے لگا۔ اس کے بیٹوں نے جب دیکھا کہ اسے ایک متعدی مرض پھیل رہا ہے تو انہوں نے اسکو گھر سے باہر نکال دیا اور تڑپتے تڑپتے اس نے جان دی۔ اب بھی اس کی لاش کو ٹھکانے لگانے کے لئے کوئی عزیز اس کے قریب نہ گیا۔ تین دن تک اسکی لاش پڑی رہی جب اس کی تعفن اور بدبو سے لوگ تنگ آ گئے اور اس کے بیٹوں کو تھو تھو کرنے لگے تب ان لوگوں نے چند حبشی غلاموں کو اس کی لاش ٹھکانے لگانے پر مقرر کیا اور ان کے ذریعہ ایک گڑھے میں لکڑیوں سے اچھال کر اسکی لاش کو ڈال دئے

اور اوپر سے مٹی ڈالدی۔ اتنے بڑے سردار کا یہ حشر ہوا یہ اللہ رب العزت ہی کا عذاب نہیں تو اور کیا ہے؟ اولاد اپنے باپ کو اس طرح گھر سے بے گھر کرکے اور لاش کو گلنے سڑنے کیلئے چھوڑ دے کا ایسا منظر یہ زمین پر اور آسمان کے نیچے اس سے قبل کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

(سورہ لہب تفسیر ضیاء القرآن ص۷۰۶ جلد۵)

عتبہ بن ابولہب:۔ یہ ابولہب کا حقیقی بیٹا تھا۔ ابولہب نے جب عتبہ سے کہا صاحبزادے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو طلاق دے دے۔ میں تیری شادی قریش کی خوبصورت ترین لڑکی سے کردونگا۔ عتبہ اس لالچ کا شکار ہوگیا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تھوک دیا اور گندے الفاظ سے آپ سے مخاطب ہوا۔ اس گستاخی کی حرکت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوئے اور انکے لئے بددعا کی کہ۔

"اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کردے"

ابولہب جب سنا کہ اس کے بیٹے کو حضورؐ نے عذاب الٰہی کی خبر دی ہے تو سخت پریشان ہوا اور باپ بیٹے کو یقین ہوگیا کہ ایک دن عذاب الٰہی نازل ہوکر رہے گا۔ چنانچہ اسی خوف کی وجہ سے تجارت میں اس کو لے جانا بند کردیا گیا۔ کافی وقت گذرنے کے بعد ایک مرتبہ ملک شام کو ایک قافلہ کے ساتھ یہ دونوں بدبخت روانہ ہوئے اور شب بسری کے لئے ایک مقام پر قیام کیا اور عتبہ کی حفاظت کے لئے ابولہب نے ہر قسم کا انتظام کیا مگر رات میں جب تمام اہل قافلہ سوگئے ایک شیر آیا اور ہر ایک کو سونگھتا ہوا اس منحوس تک پہنچا اور اسے پھاڑ ڈالا لیکن نہ اس کا ناپاک خون پیا اور نہ اس کا پلید گوشت کھایا۔

(تفسیر ضیاء القرآن ص۱۷، سیرت رسول عربیؐ ص۱۱۶)

اُم جمیل:۔ یہ عورت ابولہب کی بیوی تھی اس کا اصلی نام اروہ تھا اور یہ بھینگی (آنکھ دبا کر دیکھنے والی) تھی۔ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اسلام دشمنی میں یہ ملعونہ اپنے منحوس شوہر سے کسی طرح پیچھے نہ تھی۔ اس کا مشغلہ یہ تھا کہ دن کے وقت جنگل میں نکل جاتی خاردار لکڑیاں چنتی اور گٹھا بنا کر اٹھا لاتی اور رات کے وقت اس راستہ میں ڈالتی جس سے گذر کر حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے اپنے پروردگار کی جناب میں سجدہ ریز ہوتے کے لئے حرم شریف کی جانب تشریف لے جاتے۔ جب سورہ لہب نازل ہوئی تو یہ بدبخت ہاتھوں میں پتھر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلی اور بڑبڑانے لگی کہ آپ جہاں بھی ملیں گے پتھروں سے خبر لوں گی اور حرم شریف میں داخل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا یا رسول اللہ ام جمیل آرہی ہے اور یہ ضرور کوئی خباثت کرے گی۔ حضور نے فرمایا "وہ مجھے نہ دیکھ سکے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ قریب آ کر حضور علیہ السلام کو نہ دیکھ سکی اور بڑبڑاتے ہوئے واپس ہو گئی۔ یہ ملعونہ اپنے گلے میں جواہرات کا گراں بہا ہار پہنتی تھی اور لوگوں سے کہتی لات و عزیٰ کی قسم میں موتیوں کی اس بیش قیمت ہار کو فروخت کر کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دشمنی میں خرچ کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "جس آگ میں اس کا گستاخ خاوند جلایا جائے گا اسی آگ میں وہ بھی جھونکی جائے گی (اور اسکی بیوی یعنی ام جمیل کی اکڑی ہوئی گردن (جس میں آج بڑا قیمتی ہار ہے) ہم مونجھ کی رسی ڈال کر اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹیں گے جو ستر گز لمبی ہو گی۔ الغرض یہ تو آخرت کا عذاب ہو گا۔ مگر دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو عبرتناک موت سے دوچار کیا۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ حسب معمول

خاردار لکڑیوں کا گٹھ سر پر اٹھائے ہوئے آرہی تھی وہ گٹھا مونج کی رسی میں بندھا ہوا تھا (مونج ایک قسم کی گھاس ہے جس سے رسی بناتے ہیں) ام جمیل تھک کر ایک مقام پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی وہ گٹھا پیچھے سرک گیا اور رسی سے اسکا دم گھٹ گیا اور وہ مر گئی۔

(سورہ لہب تفسیر ضیاء القرآن ص۱۱۱)

ابو جہل، عمرو بن ہشام :۔ یہ مشہور دشمن رسول ہے۔ اسکا محبوب مشغلہ محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کے لئے نئے نئے منصوبے تیار کرنا اور ہر حال میں آپ کو تکلیف دینا تھا اس ملعون کی موت اسقدر عبرتناک ہے کہ اسکو کمسن لڑکوں نے ہلاک کیا اور اسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں میں شریک تھا اور میرے دائیں بائیں دو لڑکے کھڑے تھے ایک نے رازدارانہ انداز میں مجھ سے دریافت کیا چچا جان ! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں ؟ میں نے ان سے کہا کیوں بھتیجے تم کو ابو جہل سے کیا کام ہے۔ لڑکوں نے جواب دیا (ہم نے)

قسم کھائی ہے مرجائینگے یا ماریںگے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا جذبہ دیکھ کر میں حیرت کرنے لگا اور ابو جہل کی نشاندہی کر دی۔ یہ دونوں لڑکے نہایت تیزی سے اپنے قدم اس ملعون کی جانب بڑھائے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکا کام تمام کر دیئے جنگ کے ختم ہونے کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لے کر جب ابو جہل ملعون کی لاش دیکھنے پہنچے تو لاش کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ۔

"ابوجہل اس زمانہ کا فرعون ہے"

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ملعون کا سر کاٹ کر تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں ڈال دیا۔

(بخاری شریف، دلائل النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ ماخوذ سیرت المصطفیٰ صفحہ ۱۷۱)

کعب بن اشرف :- یہ ایک دولت مند یہودی تھا۔ یہودی علماء اور یہود کے مذہبی پیشواؤں کو اپنے خزانے سے تنخواہ دیتا تھا۔ دولت کے ساتھ شاعری میں بھی بہت کمال رکھتا تھا جس کی وجہ سے نہ صرف یہودی بلکہ تمام قبائل عرب پر اس کا ایک خاص اثر تھا۔ یہ ملعون کو رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت تھی۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح اور سرداران قریش کے قتل ہو جانے سے اسکو انتہائی رنج و صدمہ ہوا۔ چنانچہ یہ کفاران قریش کی تعزیت کیلئے مکہ مکرمہ گیا اور کفاران قریش کا جو بدر میں ہلاک ہوئے تھے ایسا پُر درد مرثیہ لکھا کہ سامعین میں صفِ ماتم برپا ہوتی اس مرثیہ کو سنا کر خود بھی زار زار روتا تھا اور سامعین کو بھی رلاتا تھا۔ مکہ میں دیگر سرداران قریش سے ملا اور مسلمانوں کے خلاف انہیں جنگ پر اکسایا اور یہ ملعون غلافِ کعبہ پکڑ کر کفاران قریش سے حلف لیا کہ مسلمانوں سے جنگ بدر کا بدلہ لیا جائے پھر مکہ سے مدینہ طیبہ لوٹ کر آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں، ہجو لکھ کر طرح طرح کی گستاخیاں اور بے ادبیاں کرنے لگا۔ اسی پر بس نہیں کیا بلکہ آپ کو چپکے سے شہید کرنے کا قصد کیا۔ جب اس کی شرارتیں حد سے بڑھنے لگی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی کہ "ابن اشرف کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ جس طرح تو چاہے" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ہلاک کرنے کا حکم دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

کو حکم دیا کہ کچھ لوگوں کو اسکے قتل کرنے کے لیے بھیجو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "کون ہے تم میں سے جو ابن اشرف کو ہلاک کرے کیونکہ اس کی عداوت ہم پر خوب ظاہر ہو چکی ہے اور وہ ہماری اور مسلمانوں کی برائیاں کرتا ہے اور وہ مشرکوں کو ابھارتا اور جنگ پر مجتمع کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ (سورہ نساء)

ترجمہ: کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن کو توریت کا کچھ حصہ ملا وہ نفس اور شیطان کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے کہتے ہیں جنہوں نے کفر کیا کہ یہ لوگ ایمان داروں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت بھیجتا ہے اور جس پر اللہ کی لعنت ہو تو اس کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے قتل کی بابت مشورہ کیا چنانچہ مزید چار صحابہ ان کے ساتھ اس مہم پر روانہ ہوئے جس میں حضرت ابونائلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے اور ان کے علاوہ دیگر تین صحابہ کے نام یہ ہیں۔ عباد بن بشیر، حارث بن اوس اور ابو عیسیٰ بن جبیر رضی اللہ عنہم ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے تیار ہے، کیونکہ اس نے خدا اور اس کے رسول کو ایذائیں پہنچائی ہے تو اس وقت حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے ہلاک کروں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا "ہاں" اور حضرت محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا اگر اس کے قتل میں حیلہ جوئی کی جائے اور اسے فریب دیا جائے اور ایسی باتیں اس سے کی جائیں جو بظاہر آپ کی شکایت معلوم ہو۔ حضورؐ نے فرمایا جو چاہو کہو اور اسے جس طرح چاہو قتل کرو۔ اس اجازت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کے ساتھ کعب بن اشرف کے پاس روانہ ہوئے اور حضور علیہ السلام کے خلاف اس کے سامنے چند باتیں کہے اور اس کو اعتماد میں لے لئے اور آہستہ آہستہ اس سے دوستی بڑھائے۔ اور ایک مرتبہ رات کے وقت اس کے مکان پر آئے اور اس کو آواز دیئے یہ اپنے مکان کے اوپری منزل میں رہتا تھا اور اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، کعب بن اشرف جب ان صحابہ کرام کی آواز سنا تو فوراً نیچے آنے لگا اس کی بیوی نے دریافت کیا کہاں جارہے ہو اس نے جواب دیا میرا رضاعی بھائی آیا ہے۔ کعب کی بیوی نے کہا اس مرد کی آواز سے خون ٹپک رہا ہے۔ ایک روایت میں ہے اس نے کہا میں شروالی آواز کو پہچانتی ہوں اور اس کو گھر سے باہر نکلنے سے بہت روکا مگر یہ بیوی کی ایک نہ سنی اور گھر سے باہر آیا۔ صحابہ کرام نے منصوبہ بنایا تھا کہ اسکو کسی طرح ہم میں سے ایک باتوں میں مصروف کرنے اور دوسرا اسکی گردن تن سے جدا کردے۔ جب یہ ملعون باہر آیا تو منصوبہ کے مطابق حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تمہارے سر سے جو خوشبو آرہی ہے ایسی خوشبو میں نے آج تک نہیں سونگھی۔ کعب نے جواب دیا میں نے عرب کی اس عورت سے نکاح کیا ہے جو خوشبو کو بہت پسند کرتی ہے

اور وہ تمام عورتوں میں بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ اسکے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے سر کی خوشبو کو سونگھوں؟ اس نے کہا ضرور سونگھو۔ انہوں نے اس کے بالوں کو پکڑ کے سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سنگھا یا پھر چھوڑ دیا۔ دوسری مرتبہ پھر سونگھا اور بالوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا اس دشمن خدا کی گردن اڑا دو۔ اور فوراً دیگر صحابہ کرام نے اس ملعون کے ناپاک سر کو ناپاک جسم سے جدا کر دیا اور مدینہ طیبہ پہنچ کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم مبارک میں اس ملعون کا سر ڈال دیئے۔ یہ پہلا گستاخ ہے جو گستاخی کی سزا پایا۔ حضور علیہ السلام نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور اس مہم میں صحابہ کرام کی آپس میں ایک دوسرے کی تلوار چلنے سے حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پہ لعاب دہن شریف لگائے اور زخم فوراً ٹھیک ہو گیا۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۷)

ابو رافع :- ابو رافع کا اصلی نام عبداللہ تھا اور یہ ابی الحقیق کا بیٹا تھا۔ پیشہ کے اعتبار سے یہ تاجر تھا۔ یہ شخص حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانے میں مشغول رہتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکوں کو جنگی سامان کی امانت کرتا تھا۔ جب کعب بن اشرف کا قتل قبیلہ اوس کے جانباز صحابہ کرام نے انجام دیا تو قبیلہ خزرج کے جانثاروں میں بھی ولولہ پیدا ہوا کہ ہم بھی کعب بن اشرف کی طرح کسی دشمن دین کا قتل کر کے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محب ہونے کا ثبوت دیں گے چنانچہ اہل خزرج بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس دشمن رسول کے قتل کرنے کی اجازت طلب کئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی اور اہل خزرج اپنی ایک جماعت اس کام

کے لئے مقرر کر دی اور اس جماعت کے امیر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
مقرر ہوئے۔

ابو رافع حجاز کے ایک قلعہ میں رہتا تھا حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
قلعہ کے قریب پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگ اس جگہ قیام کرو میں
قلعہ کے دربان سے میل جول کر کے تمہیں ضرورت پڑنے پر اپنے ساتھ
لے جاؤں گا۔ اور آپ ایک دیہاتی کا روپ بنا کر قلعہ کے قریب اس طرح
بیٹھ گئے جیسے قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے ہیں۔ آپ نے ایسا روپ
ڈھال لیا تھا جیسے اس قلعہ کے باشندے ہیں۔ یہ وقت قلعہ کے دروازے
بند ہونے کا تھا۔ جب دربان کی نظر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
پر پڑی تو اس نے آواز دی "او بندۂ خدا اگر تو آنا چاہتا ہے تو جلدی آ
کیونکہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں" عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں میں فوراً موقع سے فائدہ اٹھا کر قلعہ میں
داخل ہو گیا اور ایسی جگہ چھپ کر بیٹھ گیا جہاں گدھے بندھے ہوئے تھے
رات کا ایک حصہ گذرنے کے بعد قلعہ میں سناٹا اور ہو کا عالم طاری ہو گیا
اور میں نے دربان کو دیکھا کہ دروازے کی چابی طاقچہ میں رکھ کر سونے کیلئے
چلا گیا ہے میں اٹھا اور چابی لے کر قلعہ کا بیرونی دروازہ کھول دیا میں نے ایسا
اسلئے کیا کہ اگر بالفرض قلعہ والوں کو میری موجودگی کی خبر ہو جائے اور پیچھا
کریں تو میں آسانی سے قلعہ کے باہر جا سکوں اس کے بعد میں نے بالاخانہ کی
جانب ابو رافع کی جستجو میں چلا اور مختلف دروازوں سے گذرتا گیا۔ اور ہر
دروازے سے جس سے میرا گذر ہوا اس کو میں اندر سے بند کرتا گیا تاکہ اگر کسی کو
میری آہٹ محسوس ہو جائے تو وہ مجھ تک نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ میں اس
کمرہ تک پہنچ گیا جہاں ابو رافع کا کمرہ واقع تھا۔ میں نے اسے دیکھا کہ وہ چند

لوگوں کے درمیان موجود ہے اور قصہ خواں اسے قصہ سنا رہا ہے۔ (بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ وہ افسانہ سننے کا عادی تھا اور ہر رات افسانہ سن کر سوتا تھا) میں کچھ دیر انتظار کیا جب وہ اس مشغلہ سے فارغ ہو کر سونے کیلئے چلا گیا میں بھی اس کے کمرے تک پہنچا اور یہ کمرے میں اندھیرا کر کے اپنے اہل وعیال کے درمیان جب سو گیا میں کمرے میں داخل ہوا میرے لئے یہ جاننا دشوار تھا کہ وہ کمرے کے کس گوشہ میں سو رہا ہے؟ اس وقت اندھیرے میں میں نے آواز دی ابورافع! ابورافع! وہ میری آواز پر جاگ اٹھا اور کہنے لگا کون ہے؟ پھر میں نے اس کی آواز کی طرف تلوار چلائی میرا یہ وار خالی گیا۔ ابورافع چیخنے لگا اور میں فوراً کمرہ سے باہر آ گیا۔ کچھ دیر بعد میں اس کے کمرہ میں آواز بدل کر داخل ہوا گویا میں اس کی مدد کرنے آ گیا ہوں۔ میں نے کہا ابورافع یہ تم کیوں چیخ رہے ہو؟ اس نے کہا تیری ماں پر افسوس ہو کوئی شخص گھر میں ہے اور مجھے قتل کرنے کے لئے اس نے حملہ بھی کیا ہے، اس مرتبہ میں بغور اسکی آواز کی جانب توجہ دی اور اپنی تلوار کی نوک آہستہ سے قریب جا کر اس کے پیٹ میں گھونپ دی اور اتنا زور دیا کہ اس کے پشت سے باہر ہو گئی۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ہلاک ہو گیا اس کمرہ سے ہوتے ہوئے باہر آیا۔ جلدی سے اپنا قدم بڑھایا۔ چاندنی رات تھی میں خیال کیا کہ زمین ہے مگر میں بلندی سے نیچے گر پڑا اور میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے ٹوٹی ٹانگ میں اپنی دستار باندھی اور ایک پاؤں سے کودتا ہوا اپنے ساتھیوں سے جا کر مل گیا ہم اس وقت تک وہاں مقام کئے جب تک ہم قلعہ کے باہر سے رونے پیٹنے اور نالہ وشیون کرنے کی آوازیں نہ سن لیں ہم نے سنا لوگ کہہ رہے تھے کہ ابورافع مارا گیا۔ پھر میرے ساتھی مجھے اٹھا کر مدینہ منورہ میں حضورؐ کی خدمت میں لائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام واقعہ سماعت

فرمانے کے بعد بہت خوش ہوئے اور فرمایا "اے عبداللہ مبارک ہو" اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست رحمت میری ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر پھیرا وہ اسی وقت ٹھیک ہو گئی اور میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱)

عمرو بن حجاش : عمرو بن حجاش قبیلہ بنو نضیر سے تعلق رکھتا تھا اور یہ نہایت شریر النفس تھا۔ اس نے ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مکان کے نیچے بلا کر اوپر سے کوئی وزنی چیز گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منصوبہ کا علم ہو گیا اور اس بدبخت کی یہ سازش ناکام ہو گئی۔ تاہم آپ نے عمرو بن حجاش کی اس ناپاک حرکت کو بہت محسوس فرمایا۔ یہ ملعون شخص حضرت یامین بن عمیر رضی اللہ عنہ کا چچا زاد بھائی تھا حضرت یامین رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد ایک دن محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یامین رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"یامین تم نے اپنے بھائی کی حرکت دیکھی اور وہ مجھے دھوکے سے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین (علیہ السلام) کے ذریعہ مجھے اس کے عزم بد سے آگاہ کر دیا"

حضرت یامین رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر جوش غضب سے بیقرار ہو گئے اسی وقت اٹھے اور عمرو بن حجاش کی تاک میں رہنے لگے ایک دن موقع مل گیا اور جھپٹ کر اس ملعون کا کام تمام کر دیا۔

(سرور کائنات کے پچاس صحابہ صفحہ ۶۵۲ از مولانا طالب ہاشمی مدظلہ)

ابن خطل :- ابن خطل کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ عام الفتح سے قبل مدینہ طیبہ آیا مسلمان ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام تبدیل کر کے عبداللہ رکھے۔ بعض روایتوں

میں آیا ہے کہ یہ وحی کی کتابت بھی کرتا تھا۔ اس کو ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے اس کے قبیلہ میں بھیجے تو یہ بدبخت وہاں جاکر مرتد ہوگیا اور صدقہ کے جانوروں کو لیکر مکہ مکرمہ بھاگ گیا اور اہل قریش سے کہنے لگا کہ کوئی دین تمہارے آبائی دین سے بہتر نہیں ہے۔ اور اس کے بعد شب و روز اسلام کے خلاف مصروف رہا۔ فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ میں پناہ لیا اور غلاف کعبہ سے لپٹ گیا۔ ایک صحابی نے دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ابن خطل خانہ کعبہ میں پناہ لیا ہے اور غلاف سے لپٹ گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن یعنی فتح مکہ کے دن اپنی جان کے بیشمار دشمنوں کو معاف کر دیتے مگر اس ذلیل شخص کے بارے میں فرمایا اسے قتل کردو۔ حسب الحکم اس ظالم کو خانہ کعبہ میں قتل کر دیا گیا۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۹۶۲)

حضرت جبریل علیہ السلام کا انتقام

اسود بن مطلب، عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ اور ابن الطلاطلہ یہ چار بدبخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے جب ان کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں تو ایک دن حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آکر کھڑے ہو گئے اور اس وقت یہ تمام بدبخت طواف کعبہ میں مصروف تھے۔ سب سے پہلے ولید بن مغیرہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو حضرت جبریلؑ ولید بن مغیرہ کے ایک پرانے زخم پر نظر غضب ڈالی (حالانکہ یہ زخم کسی وقت تیر سے ہوا تھا اور اب بالکل مندمل ہوگیا تھا) تو یہ زخم فوراً تازہ ہوگیا اور اس سے خون بہنے لگا۔ یہ لعین اس درد کی تاب نہ لاسکا وہیں ہلاک ہوگیا۔

اس کے بعد عاص بن وائل کے بھی ایک قدیم زخم پر حضرت جبریلؑ امین نے نگاہ غضب ڈالی تو وہ بھی تازہ ہوگیا اور یہ منحوس بھی وہیں ہلاک ہوگیا۔ پھر

اسود بن مطلب کے چہرہ پر آپ نے ایک سبز پتہ پھینک کر دبائے جس سے وہ اندھا ہوگیا۔ بعدہٗ ابن الطلاطلہ کے پاس گئے اور اس کے سر کی طرف لگا غضب فرمائی تو اس بدبخت کے دماغ سے پیپ بہنے لگا۔ حق تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی۔ "انا کفینٰک المستھزئین" یعنی ہم نے آپ سے تمسخر کرنے والوں کا کام تمام کر دیا۔ (شواہد النبوت صفحہ ۱۰۵)

حکم بن ابوالعاص:۔ یہ بدبخت حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے حد درجہ بغض رکھتا تھا۔ جب حضورؐ گھر سے باہر کہیں تشریف لے جاتے یہ آپ کے پیچھے پیچھے جاتا اور عجیب و غریب اپنی صورت بنا کر نورِ نبوت کے خلاف نازیبا حرکات کرتا ایک مرتبہ آپ نے اسکو اس حرکت میں مشغول پایا اور فرمایا تو ایسا ہی ہوجا! یہ ملعون اسی جگہ تھم گیا اور اس کے جسم پر رعشہ طاری ہوگیا۔ (شواہد النبوت صفحہ ۱۰۴)

ایک متکبر کا انجام:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے لگا آپ نے ارشاد فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اس نے غرور سے کہا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ چونکہ اس نے یہ الفاظ غرور اور جھوٹ سے کہے تھے۔ اسلئے آپ نے فرمایا خدا کرے تو ایسا ہی ہو چنانچہ اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ تک لیجانے سے محروم ہوگیا۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ باب آداب الطعام ماخوذ) سیرت المصطفیٰ صفحہ ۶۰۵ از مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ

بجلی کا عذاب:۔ قبیلہ بنی عامر نے حضور رحمت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کیا اور اس قبیلے سے دو نوجوانوں کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ ان نوجوانوں نے منصوبہ اس طرح بنایا کہ

ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گفتگو میں مصروف رکھے اور دوسرا اپنا کام کر دے۔ منصوبہ کے تحت یہ جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے ایک نے گفتگو شروع کی ان میں سے ایک کا نام عامر اور دوسرے کا نام اربد تھا۔ انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھ۔ حضورؐ کی دعا کے بعد ان کی ہمت نہیں ہوئی اور ناکام واپس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے عامر کو طاعون سے ہلاک کیا اور اربد پر بجلی گری یوں وہ بھی ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوۃ صـ ۱۶۹)

ایک عیسائی کا انجام

:- علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک عیسائی رہتا تھا جب موذن اپنی اذان میں اشہد ان محمداً رسول اللہ کے دل نواز الفاظ کہتا تو یہ ملعون جواب میں کہتا جھوٹا جلایا جائے۔

چنانچہ ایک رات وہ سو رہا تھا کہ اچانک اس کے گھر میں آگ لگ گئی جس میں وہ اور اس کا سارا کنبہ جلکر خاک ہو گیا۔ اس ملعون کو اللہ تعالےٰ نے بتا دیا کہ جھوٹا کون ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد ا صـ ۸۱ سورہ مائدہ)

گستاخوں کی عقل ماؤف ہو گئی

ہجرت کے نویں سال حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنی کلاب کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا اور اس کے ساتھ ایک مکتوب گرامی بھی دعوت اسلام کے لئے اس قبیلہ کے نام ارسال فرمایا۔ ان بدبختوں نے مکتوب شریف کی عبارت کو دھو ڈالا اور جس چمڑے پہ یہ مکتوب تحریر تھا اسکو ایک چمڑے کے ڈول کے ساتھ سی دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا

"مالھم اذھب اللہ عقولھم" اس کے بعد اس قبیلہ کی عقل ماؤف ہو گئی اور اس قدر مخلوط الکلام ہو گئے کہ ان کے باتوں کے مفہوم کی بھی ایک دوسرے کو سمجھ نہ رہی۔ (شواہد النبوۃ صہ ۱۲۷)

سفیان بن ہذلی

ابن ہذلی مقام نخلہ میں رہتا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مجرمانہ سازشوں میں معروف رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ ابن ہذلی مجھ سے جنگ کرنے کے لئے لوگوں کو جمع کر رہا ہے وہ مقام نخلہ یا عرنہ میں ملے گا تم اس کو ہلاک کر دو۔ حضرت عبداللہ بن انیس فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اس کی پہچان بتائیے تاکہ شناخت ہو جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ تم کو دیکھے گا تو لرزنے کانپنے لگے گا۔ میں اس مہم پر روانہ ہوا۔ اور جب میں نے اس کو اور اس نے مجھ کو دیکھا تو وہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لرزنے کانپنے لگا۔ میں کچھ دور اسکے ساتھ چلا اور جب اندازہ ہو گیا کہ میں اس پر آسانی سے قابو پا لونگا تو میں نے تلوار سے اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے اس کو ہلاک کر دیا ہے اس پر حضورؐ نے فرمایا "خدا تمہیں سرخرو کرے تم نے ٹھیک کام کیا۔" اور اس کے بعد آپ نے ایک عصا، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ اس کو اپنے پاس رکھو قیامت کے دن میرے اور تمہارے درمیان نشانی ہو گی۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ ملا کر رکھے اور جب آپ کا انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق

اس کو آپ کے کفن میں رکھا گیا۔

(خصائص الکبریٰ حصہ اول ص۲۲۲ از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ)

اُبی بن خلف

میدان اُحد میں لشکر اسلام کو پہلے پہل شکست ہوئی تو مشہور دشمن اسلام اُبی بن خلف گھوڑے پر سوار تھا۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"اے محمد! اگر تم آج مجھ سے بچ گئے تو اللہ تعالیٰ مجھے زندہ نہ رکھے"

علامہ ابن اسحاق علیہ الرحمہ کہتے ہیں مجھ سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا۔ اُبی بن خلف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں ملا تھا آپ سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

"اے محمد! میرے پاس ایک گھوڑا ہے جس کو میں روزانہ خوب کھلاتا ہوں تاکہ اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا۔

اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"انشاء اللہ میں ہی تجھے قتل کروں گا"

چنانچہ میدان اُحد میں رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حارث بن صمّہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سُہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ اُبی بن خلف نے آپ پر حملہ کیا فوراً حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال بن گئے اور شہید ہو گئے۔ حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک نیزہ لے کر آپ نے اُبی بن خلف کی زرہ کے بیچ چبھو دیئے اور اس کی گردن پر چھوٹی سی خراش آئی اور خون رگوں میں جم گیا۔ زخمی ہو کر یہ ملعون اپنی گھوڑے کو ایڑی لگا کر اپنی قوم کی طرف بھاگا اور بیلوں کی طرح چلانے لگا۔ اس کو دیکھ کر ابوسفیان نے کہا! تو ہلاک ہو یہ چیخ و پکار کس لئے کر رہا ہے

حالانکہ تجھے صرف ایک معمولی سی خراش آئی ہے یہ کوئی گہرا زخم نہیں ہے۔
ابی بولا تو مرے! تجھے معلوم نہیں یہ کس کی ملا ہے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے نیزہ سے زخمی ہوا ہوں اور آپ نے مکہ میں ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا۔
"عنقریب تو میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا"
اب مجھے معلوم ہوا کہ میں ان کے اس مار کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔ خدا کی قسم
میرا درد اگر سارے حجاز کو تقسیم کر دیا جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔
مجھے اس قدر تکلیف ہے۔ چنانچہ اس حالت میں چیختے چلاتے داصل جہنم ہوا۔
(شواہد النبوۃ صفحہ ۱۳۳ سیرت ابن ہشام)

اُمیہ بن خلف

یہ مشہور دشمن اسلام ہے جو اسلام کے ابتدائی دور میں اعلان حق کرنے والوں کو اذیتیں دیتا
چنانچہ جب حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسلام قبول فرما گئے تو اس نے حضرت
بلال رضی کو اسلام سے منحرف ہو جانے کا حکم دیا اور آپ کے انکار پر غیظ و غضب
سے دیوانہ ہو کر کہنے لگا۔
اچھا میں تم کو تمہاری بے دینی کا مزہ چکھاؤں گا اور دیکھوں گا کہ محمد
اور محمد کا خدا تمہیں کیسے نجات دلاتا ہے۔
یہ کہہ کر اس ظالم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر جبر و ستم کا ایک لامتناہی
سلسلہ شروع کر دیا جنگ بدر میں جب یہ رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کے خلاف لڑنے آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نظر اس ظالم پر پڑی اور آپ نے
اس کا پیچھا کیا۔ یہ بدبخت حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف سے چمٹ گیا۔ اور
جان بچانے کی التجا کی۔ آپ کو رحم آگیا مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور چند انصاری
صحابہ اُمیہ بن خلف پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے

امیہ نے ارشاد فرمایا تو زمین پر لیٹ جا اور وہ لیٹ گیا اور اس کو بچانے کے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اس کے اوپر لیٹ کر اس کو چھپانے لگے لیکن حضرت بلال اور دیگر انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیروں کے اندر سے ہاتھ ڈال کر اس ملعون کو ہلاک کر دیا۔

(سیرت المصطفےٰ صہ ۱۷۸ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ صہ ۳۰۹)

اسماء بنت مروان بنی امیہ بن زید کی اولاد میں

اسماء بنت مروان

سے تھی اس کے خبث ذروز محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں عیب جوئی کرنے میں گذرتے تھے۔ اور آپ کی ہجو میں اشعار لکھتی تھی اس کے گستاخانہ اشعار حضرت عمیر بن عدی الخطمی رضی اللہ عنہ نے سماعت فرمایا تو آپ کی حمیت اسلامی نے آپ کو بیقرار کر دیا اور آپ نے عہد کر لیا کہ وہ اسکو اسکی ناپاک حرکت کی سزا دینگے۔ ایک رات آپ اس وقت اس کے مکان پہنچے جب تمام اہل خانہ سو رہے تھے۔ اسماء بنت مروان اپنے شیر خوار لڑکے کو دودھ پلا رہی تھی حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ نابینا تھے اسے ہاتھ سے ٹٹول کر اس کے بچہ کو اس سے علٰحدہ کیا اور تلوار کی دھار اسکے پہلو پر رکھ کر دبا دیئے حتی کہ وہ جسم چیرتی ہوئی دوسری جانب نکل گئی۔ صبح صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی جبکہ ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی اور یہ نماز فجر کا وقت تھا تو حضور نے فرمایا۔

"عمیر کیا تم نے بنت مروان کو قتل کر دیا ہے۔"

" حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا" ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد صحابہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ ایسے شخص کو دیکھو جس نے اللہ و رسول کے نمایاں مدد

ونصرت کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب سے فرمایا یا رسول اللہ اس نابینا نے؟

حضور علیہ السلام نے فرمایا انہیں نابینا مت کہو یہ آنکھ والے ہیں۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۱۳۲)

اُم ولد یہ ایک صحابی کی بیوی تھی۔ اس کا نام ام ولد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا کرتی اس ملعونہ کو متعدد بار سختی سے اس صحابی رسول نے منع کیا لیکن وہ اس حرکت بد سے باز نہیں آئی۔ اسکے ساتھ ان کی محبت کا اندازہ انکے اس شعر سے ہوتا ہے۔

لی منھا ابنان مثل اللؤلؤتین — اس سے میرے دو بچے موتی کی طرح تھے

وکانت بی رفیقۃ — اور وہ میری ہمدم تھی۔

لیکن ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بکواس کررہی تھی اور اس کی بکواس وہ باہر سے آتے ہوئے سن لئے دفعتاً تمام تعلقات اور محبت کو بھول گئے اور کلہاڑی سے اسکا پیٹ چاک کردیا۔

(اسوہ صحابہ رسول حصہ اول صفحہ ۱۳۰)

ابو عامر یہ یہودی عالم تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے قبل یہودی علماء سے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف سنا کرتا تھا اور اسے علم تھا کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہوگی۔

ابو عامر رہبانیت اختیار کرلیا اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو میں سرگرداں رہا اور لوگوں سے کہتا میں ملت ابراہیمی پر ہوں اور نبی آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منتظر ہوں۔ ایک دن اعلان نبوت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آکر دریافت کیا
کہ کیا آپ نبی آخر الزماں ہیں؟ اور اسکی کیا نشانی آپ کے پاس ہے؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ملت ابراہیمی پر پیدا ہوا ہوں۔
ابو عامر کہنے لگا ملت ابراہیمی کو دوسروں سے ملا لائے ہو۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس دین کو روشن تر بنا لایا ہوں
اور میری آمد سے قبل تم اور تمہارے علماء میرے بارے میں کیا کہا کرتے تھے۔
ابو عامر نے کہا مگر تم وہ نہیں ہو
آپ نے فرمایا۔ تم جھوٹ کہتے ہو۔
ابو عامر نے کہا، جھوٹے کو خدا تنہا مسافر بنا کر گھر سے نکال دیتا ہے۔ (اس
ملعون کا اشارہ ہجرت کی جانب تھا)
حضورؐ نے ارشاد فرمایا" ہاں" جھوٹے کو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا چنانچہ
ابو عامر ملعون چند دنوں بعد مکہ گیا اور مشرکین مکہ کا تابع ہو گیا۔ فتح مکہ کے بعد
طائف بھاگ گیا۔ جب اہل طائف حلقہ بگوش اسلام ہوتے تو وہ شام چلا
گیا اور محرومی و تنہائی اداس مسافری کی زندگی گزارتے ہوئے ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوۃ صـ۱۲۲)

شاہ کسریٰ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہنشاہ کسریٰ کے نام
دعوت اسلام کا پیغام حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کے
ہاتھ سے روانہ فرمایا۔ اس مکتوب گرامی کو کسریٰ نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ جب
حضور علیہ السلام کو اس حرکت کا علم ہوا تو فرمائے۔
اس نے میرا مکتوب پارہ پارہ کیا خدا نے اس کے ملک و سلطنت کو بھی
ایسا ہی کر دیا۔

اس واقعہ کے تھوڑی دیر بعد کسریٰ پر خوف طاری ہوگیا۔ جب حضرت عبداللہ بن حذافہ واپس ہوئے تو اس نے اپنے دربار کے تمام محافظوں سے کہا کہ آئندہ میرے پاس کوئی عرب نہ آئے۔ اس کے بعد وہ اپنے خلوت کدہ میں آیا جہاں کسی غیر کا گذر نہ ہوتا تھا۔ اچانک دیکھا کہ ایک عرب آدمی کھڑا ہے اور ہاتھ میں لاٹھی لئے ہوئے کہہ رہا ہے۔

"ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔"

کسریٰ نے کہا تم جاؤ میں سوچ کر بتاؤں گا "یہ عرب اچانک غائب ہوگیا۔ اس کے غائب ہونے کے بعد کسریٰ نے دربار کے محافظوں کو بلایا اور ان کی غفلت اور سستی پر انہیں سختی سے ڈانٹا اور بعض کو اس غلطی کی پاداش میں قید کردیا اور کہا میں نے تم سے اس قدر تاکید کی تھی مگر تم غافل رہے اور ایک عرب میرے کمرہ خاص میں داخل ہوگیا۔

محافظوں نے قسم کھائی کہا کہ ہم کسی کو بھی اندر آنے نہیں دیے۔

دوسری مرتبہ بھی وہی عرب ہاتھ میں لاٹھی لے کر کمرہ میں برآمد ہوا، اور لاٹھی اس کے سر پر مار کر کہا، "تم ایمان نہیں لاتے تو یہ ڈنڈا تمہارے سر پر مسلط رہیگا اور یہ لاٹھی اس کے سر پر برسنے لگی۔ تیسرے دن بھی یہ عرب اچانک کمرہ خاص میں حاضر ہوا اور کہا جب تک تم ایمان نہیں لاتے تمہارے ساتھ یہ عمل جاری رہیگا خواہ یہ لاٹھی ٹوٹ جائے اور اس کے سر پر لاٹھی ماری اور یہ لاٹھی ٹوٹ گئی۔ اسی رات کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کا پیٹ چاک کردیا۔

(شواہد النبوۃ ص ۱۵۱)

ایک مرتد کا انجام:- ایک نصرانی مسلمان ہوکر دربار نبوت میں رہنے لگا

سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ چکا تھا خوش خط کاتب تھا اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی لکھنے کی خدمت اس کے سپرد فرمائی مگر یہ بدنصیب پھر کافر ہو گیا۔ اور کفار سے جا ملا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بکواس کیا کرتا تھا۔ ایک دن قہر الٰہی نے اس گستاخ کو اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ مرگیا۔ نصرانیوں نے اس کو دفن کیا۔ مگر زمین نے اس کی ناپاک لاش کو قبول نہیں کیا اور یہ لاش زمین سے باہر ہو گئی۔ نصرانیوں نے گہری سے گہری قبر کھود کر تین مرتبہ اس ملعون کو زمین میں دبایا۔ مگر ہر بار زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا۔ چنانچہ نصرانیوں کو یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں۔ اور اس بدبخت کی لاش زمین پر سڑنے گلنے کے لئے چھوڑ دیا۔

(سیرت المصطفےٰ ص ۲۰۱ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۱۱ از علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی)

عاص بن وائل سہمی

عاص بن وائل سہمی یعنی حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا باپ تھا۔ یہ بھی ان بدبختوں میں تھا جو آپ کی ذات بابرکات کے ساتھ استہزا اور تمسخر کیا کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جب صاحبزادے دنیا میں تشریف لائے کم عمری میں وفات پا گئے تو عاص بن وائل نے کہا۔ محمد تو ابتر ہیں ان کا کوئی لڑکا زندہ ہی نہیں رہتا۔

اس بکواس پہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الاَبْتَرُ۔ آپ کا دشمن ہی ابتر ہے۔

یعنی اے حبیبؐ آپ کے نام لیوا تو لاکھوں اور کروڑوں ہیں۔ ہجرت کے ایک ماہ بعد کسی جانور نے عاص کے پیر کو کاٹا جس سے اس کا پیر اس قدر پھولا کہ اونٹ کی گردن کے برابر ہو گیا اس مرض ہی میں عاص ہلاک ہو گیا۔

(سیرت المصطفےٰ جلد ۱ ص ۲۴۰ از مولوی محمد ادریس صاحب)

اسود بن عبد یغوث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسود بن عبد یغوث

کے ماموں کا لڑکا تھا۔ یہ بھی آپ کے شدید ترین دشمنوں میں سے ہے۔ جب نظر از مسلین کو دیکھتا تو یہ کہتا "یہی وہ لوگ ہیں جو روئے زمین کے بادشاہ بننے والے ہیں۔ جو کسریٰ کی سلطنت کے وارث ہونگے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو تمسخر سے کہتا آج آسمان سے کوئی نہیں ہوئی اور اس قسم کے بیہودہ کلمات بکتا۔ ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام نے اس پر نگاہ غضب ڈالی اس کے سر میں پھوڑے پھنسیاں نکل پڑے اور اسی مرض میں بہت پریشان ہو کر مرا۔

(سیرت المصطفیٰ صـ۲۲۲ اور صـ۲۲۳)

حارث بن قیس

یہ شخص حضور علیہ السلام کا مذاق اڑایا کرتا اور آپکے خلاف عجیب عجیب باتیں کرتا اور تمسخر سے کہا کرتا تھا محمد نے اپنے اصحاب کو سمجھایا کہ دھوکہ دے رہے ہیں کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں گے۔ ایک روایت میں اس کا نام حارث بن عیطلہ بھی آیا ہے۔ عیطلہ اس کی ماں کا نام تھا۔ جب اس کا تمسخر حد سے گذر گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ۔ (الحجر ۹۴)

ترجمہ: جس چیز کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو علی الاعلان بیان کریں اور مشرکین اگر نہ مانیں تو ان سے اعراض فرمائیں اور جو لوگ آپ کی ہنسی اور مذاق اڑاتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔

مرتے وقت حارث بن قیس کے پیٹ میں ایک ایسی بیماری ہوئی کہ منہ

سے پائیخانہ آنے لگا اور اسی مرض سے ہلاک ہوا۔
(خصائص کبریٰ صفحہ ۱۴۶ جلد ۱)

ابو قیس بن الفاکہ

یہ شخص ابوجہل کا خاص معین اور مددگار تھا۔ ہر شرارت میں اس کے ساتھ شامل رہتا، جنگ بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مارا گیا (سیرت المصطفیٰ صفحہ ۲۱۹)

اسود بن مطلب

اسود بن مطلب اور اسکے ساتھی جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھتے تو آنکھیں مٹکاتے اور یہ کہتے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو روئے زمین کے بادشاہ ہونگے اور قیصر و کسریٰ کے خزانوں پر قبضہ کریں گے یہ کہہ کر سیٹیاں اور تالیاں بجاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی کہ اے اللہ اس کو نابینا فرما دے تاکہ آنکھ مارنے کے قابل نہ رہے) اور اس کے بیٹے کو ہلاک فرما۔ چنانچہ اسود تو اسی وقت نابینا ہوگیا اور اسکا بیٹا جنگ بدر میں مارا گیا۔ قریش جس وقت جنگ اُحد کی تیاری کر رہے تھے اسود اس وقت شدید مرض میں مبتلا تھا۔ اسکے باوجود لوگوں کو آپ کے خلاف جنگ پر آمادہ کر رہا تھا۔ اللہ رب العزت نے اس کو جنگ اُحد سے پہلے ہی ہلاک کیا۔ (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۷)

عقبۃ بن ابی معیط

عقبۃ بن ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا ایک رتبہ یہ ملعون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کچھ دیر بیٹھا اور آپ کا کلام سنا۔ ابی کو جب خبر ہوئی تو فوراً اس کے پاس آیا اور کہا مجھ کو اطلاع ہے کہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاکر بیٹھا ہے اور ان کا کلام سنا ہے خدا کی قسم جب تک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے منہ پر جا کر تھوک آئے اس وقت تک تجھ سے بات کرنا اور تیری صورت دیکھنا مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ یہ بدنصیب اٹھا چہرہ انور پر تھوکا۔ یہ ملعون جنگ بدر میں اسیر ہوا اور بمقام صفراء میں انکی صحابہ نے گردن مار دی۔

(سیرت المصطفیٰ ص۲۱ مولوی محمد ادریس صاحب)

نضر بن حارث

نضر بن حارث سرداران قریش میں سے تھا۔ تجارت کے لئے ملک فارس جاتا اور وہاں سے مختلف کہانیوں کی کتابیں خرید کر لاتا اور قریش کو سناتا اور یہ کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو تم کو عاد اور ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں تم کو رستم اور اسفندیار کی کہانیاں سناتا ہوں لوگوں کو یہ افسانے دلچسپ معلوم ہوتے تھے۔ لوگ ان کہانیوں کو سنتے اور قرآن حکیم پر توجہ نہیں دیتے۔ نضر ایک گانے والی لونڈی بھی خرید کر لایا تھا۔ یہ لونڈی کفار قریش کو گانے سناتی۔

الغرض نضر بن حارث کی یہ تمام حرکات کا مقصود یہ تھا کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل نواز الفاظ اور قرآن مجید کے اثر انداز الحام سے دور رہیں۔ یہ ملعون جنگ بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ہلاک ہوا آپ نے اسکی گردن مار دی۔ (ابن اثیر جلد ۲ ص۱۱)

عبداللہ بن قمیئہ

یہ کفار قریش کا مشہور پہلوان تھا۔ یہ مردود جنگ بدر میں حضرت رفیع الشان رسول انس و جان علیہ افضل الصلوٰۃ الرحمٰن پر حملہ کیا اور اس کے حملے سے رخسار مبارک میں خود کی دو زنجیریں دھنس گئیں۔

طبرانی میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن قمیئہ نے جب آپ پر حملہ کیا تو کہنے لگا خذھا وانا ابن قمیئۃ۔ لو اس (حملہ) کو اور میں

ابن قمیئہ ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اقمأک اللہ اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل اور خوار ہلاک و برباد کرے۔ چند روز نہ گذرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک پہاڑی بکرا مسلط کیا جس نے اپنے سینگوں سے اس ملعون کو ہلاک کر ڈالا۔ (سیرت المصطفےٰ جلد اول صہ ۶۸۰ بحوالہ فتح الباری جلد ۷ صہ ۲۸۱)

عتبہ بن ابی وقاص

یہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا۔ رحمت دارین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ ایک پتھر پھینکا تھا۔ جس سے آپ کا نیچے کا دندان مبارک شہید اور نیچے کا لب شریف زخمی ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں جس قدر اپنے بھائی عتبہ کے قتل کا حریص اور خواہش مند رہا اتنا کسی کے قتل کا کبھی حریص اور خواہش مند نہیں ہوا۔

(سیرت المصطفےٰ جلد ۱ صہ ۶۷۹ بحوالہ فتح الباری جلد ۷ صہ ۲۸۱)

ابی عفک

ابی عفک مذہباً یہودی تھا ایک سو بیس سال کی عمر کو پہنچ چکا تھا اور یہ مردود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ کی دشمنی پر برانگیختہ کرتا تھا جب اس کی شرارت اور دریدہ دہنی حد سے گذر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کون ہے جو میرے لئے اس خبیث کا کام تمام کرے۔

حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے پہلے ہی سے منت مانی ہوئی ہے کہ ابی عفک کو قتل کر دوں گا یا خود آپ پر مر جاؤں گا۔

جب اس کے قتل کا حکم دربار عالی سے ملا، تو آپ نے تلوار لے کر فوراً روانہ ہوئے۔ گرمی کی رات تھی ابی عفک غفلت کی نیند سو رہا تھا۔ پہنچتے ہی تلوار اس کے جگر پر رکھ کر اس زور سے دبائے کہ جسم سے پار ہو کر بستر تک پہنچ گئی ابی عفک ایک

چیخ مارا اس کی آواز سے لوگ نیند سے بیدار ہو کر دوڑے مگر اس دشمن رسول کا کام تمام ہو چکا تھا۔

(سیرت المصطفیٰ ص۶۲۳ جلد ۱ بحوالہ الطبقات الکبریٰ ابن سعد ص۱۹ جلد ۲)

ایک جھوٹے کا انجام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی کام کے لیے روانہ فرمایا یہ نافرمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو معمولی سمجھا، اور اس نے آکر جھوٹ کہدیا کہ میں وہاں سے ہو آیا ہوں۔ حضور نے بد دعا کی چند دنوں کے بعد وہ مردہ پایا گیا اور اسکا پیٹ پھٹا ہوا تھا۔ قبر میں دفن کیا گیا مگر قبر بھی ملعون کو قبول نہیں کرتی تھی اور اسے باہر پھینک دیتی (العیاذ باللہ)

(شواہد النبوۃ ص۲۰۰ از عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ، خصائص کبریٰ دوم ص۱۸۴)

ایک مفتری کا انجام

حضرت عبداللہ بن حارث رضی سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن آیا اور وہ ایک عورت پر عاشق ہو گیا اس نے (اور لوگوں سے کہنے لگا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میرے پاس اپنی جوان عورت کو بھیجو (اس کی مراد وہ عورت تھی جس سے یہ عشق کیا کرتا تھا۔

لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کیا ہے اور آپ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے بعد یمن کے لوگوں نے حقیقت دریافت کرنے کے لئے اپنے قبیلہ کا آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ تم اس شخص کے پاس جاؤ (جس نے مجھ پر افترا کیا ہے) اگر وہ تمہیں زندہ ملے تو اسے قتل کر دینا اور اگر تم اسے مردہ پاؤ تو اسے آگ میں جلا دینا (چنانچہ جب

حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچے اس سے قبل یہ شخص) ایک چشمہ سے پانی بھر رہا تھا فوراً ایک سانپ نے اسے کاٹ لیا اور یہ ملعون زہر کے اثر سے ہلاک ہوا۔

(خصائص کبریٰ صفحہ ۱۸۴ مطبوعہ کراچی)

بے ہوشی کا عذاب

بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اس وقت ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ کی نقل تمسخر کے طور پر کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تو ایسا ہی ہو جا۔ اچانک یہ بے ہوش ہو گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دئے۔ اور وہ دو مہینے تک بے ہوش رہا پھر جب ہوش میں آیا تو وہ ایسا بن گیا جیسا آپ کی نقل کرتے وقت (اپنی شکل وصورت بنایا تھا)

(خصائص کبریٰ صفحہ ۱۸۵)

ایک منافق کا انجام

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طعمہ بشیر بن ابرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو برا بھلا کہتا تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اشعار میں اس کی ہجو اس کا جواب دئے۔ یہ طائف چلا گیا اور وہ ایک ایسے گھر میں پہنچا جہاں کوئی نہ تھا۔ اچانک وہ مکان اس پر گر پڑا اور یہ مردود ہلاک ہو گیا۔

(خصائص کبریٰ صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ کراچی)

حارث بن ابی حارثہ

ابن فتحون نے طبری سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن ابی حارثہ کے پاس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے اس کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام بھیجا۔ حارث نے کہا کہ اس کی بیٹی میں عیب ہے حالانکہ اس میں وہ

عجب موجود نہ تھا۔ جب وہ واپس اپنے گھر پہنچا تو اس نے بیٹی کو برص کی بیماری میں مبتلا پایا۔ (خصائص کبریٰ ص ۱۲۶)

ایک مشرک کا انجام

بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک کو ایک مشرک سردار کے پاس بھیجا کہ وہ اسکو اسلام کی دعوت دیں۔ جب اس پر اسلام پیش کیا گیا (تو اس نے تمسخر سے) کہا کہ وہ معبود جسکی تم دعوت دیتے ہو وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا۔ یہ سن کر وہ قاصد صحابی واپس ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بجلی گرائی اور یہ جل گیا۔ ابھی وہ قاصد صحابی راستہ ہی میں تھے اور انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہ تھا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس مشرک کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ " ویرسل الصواعق "

(خصائص کبریٰ ص ۴۶ جلد ۲)

ایک مشہور واقعہ

۵۵۷ھ ہجری میں دو اشخاص (جو عیسائی تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو قبر شریف سے نکالنے کیلئے مدینہ طیبہ کے ایک ویران گھر میں سے سرنگ لگانے لگے۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اس حرکت کی اطلاع بذریعہ خواب سلطان نورالدین محمود شہید نور اللہ مرقدہ کو دی۔ اور انہوں نے اس سازش کو ناکام کیا۔ اور ان دونوں ناپاکوں کو حجرہ شریف کی جالی کے نیچے لا کر گردن ماردی اور حجرہ شریف کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا۔ پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق میں بھروا دیا۔ (یہ واقعہ مختصر لکھا گیا ہے تفصیل جذب القلوب ص ۱۲۹ مطبوعہ کراچی میں ملاحظہ فرمائیے)

مخالفین حدیث کا انجام

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (سورہ نور پارہ ۱۸ آیت ۶۳)

ترجمہ: پس ڈرنا چاہیئے انہیں جو خلاف ورزی کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کے فرمان کی کہ کہیں کوئی مصیبت یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہوجائیں بوجہ اس نافرمانی کے (تفسیری ترجمہ)

فرمان نبوی کی خلاف ورزی پر سزا : حضرت العلامہ خفاجی علیہ الرحمۃ نسیم الریاض شرح شفا میں اور علامہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ درمختار میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت العلامہ ابن الحاج صاحب مدخل علیہ الرحمہ نے ایک حدیث کی مخالفت میں اپنے ناخن ترشوائے اور انہیں برص ہوگئی۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تم نے نہیں سنا تھا؟ کہ میں نے بدھ (چہارشنبہ) کے دن ناخن ترشوانے سے منع کیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گمان میں یہ حدیث ثابت نہیں تھی حضور علیہ السلام نے فرمایا "اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث میرے نام سے تمہارے تک پہنچی۔ پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے بدن پر پھیرے فوراً ابن الحاج علیہ الرحمہ اچھے ہوگئے اور انہوں نے اسی وقت توبہ کی اب کبھی حدیث کی مخالفت نہیں کرونگا۔

(مقدمہ نزہۃ القاری ص ۲۴۵ جلد ۱ از مفتی اعظم ہند محمد شریف الحق امجدی مدظلہ)

اسی روایت کو شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمہ (بانی جامعہ نظامیہ اپنی کتاب "الکلام المرفوع" میں بھی درج کئے ہیں۔

درود وسلام میں اختصار کی سزا : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ بخیل

جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک بخیل کے حالات لکھتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صلوٰۃ والسلام نہیں لکھتا تھا اس کے ہاتھ میں مرض آکلہ ہو گیا یعنی ہاتھ سڑنا شروع ہو گیا۔

اور ایک شخص اسم گرامی کے ساتھ مکمل "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے کے بجائے صرف "صلی اللہ علیہ" لکھتا "وسلم" نہیں لکھتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے خواب میں جھڑکا گیا "آپ نے فرمایا تو چالیس نیکیوں سے کس لئے اپنے آپ کو محروم رکھتا ہے یعنی "وسلم" میں چار حرف ہیں اور اس کی چالیس نیکیاں۔

(جذب القلوب اردو ص۲۷۶ مطبوعہ کراچی)

حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ، حافظ ابن صلاح، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام اہلسنت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی۔ درود میں اختصار کرنے والوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لکھتے اور بولتے وقت ہمیشہ حضور خیرالانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کے ساتھ مکمل "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا اور بولا جائے کاہل لوگوں کے فعل سے بچنا چاہیے جو لکھتے وقت ۲ - ۴ اور بولتے وقت "صلی اللہ علیہ وسلم" کے بجائے "صلعم" بولتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا بخل ہے۔

گدھے کی صورت: امام اصفہانی لکھتے ہیں ایک محدث نے حضور کی اس حدیث پر شک کیا جو امام سے پہلے (نماز میں) سر اٹھانے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا کر دے شک کی وجہ سے ان کا سر گدھے کا ہو گیا۔ (شواہد النبوۃ ص۲۱۴)

چلنے پھرنے سے محرومی: ایک شخص حضور کی حدیث کا مذاق اڑایا جس میں ذکر تھا کہ فرشتے طالب علم کی راہ میں پر بچھاتے ہیں۔ یہ ملعون اپنے پیر زمین پر مار کر کہنے لگا میں انکے پیروں کو توڑ رہا ہوں، اچانک زمین پر گرا اور ہمیشہ کیلئے چلنے پھرنے کی قوت سے محروم ہو گیا (ایضاً)

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور چھاؤنی کے زیرِ اہتمام

مصطفیٰ لائبریری

یہاں پر ہر شعبۂ زندگی سے متعلق کتب موجود ہیں مثلاً قرآنیات، تفاسیر، احادیث، سیرتِ طیبہ، فقہ، ردِ عقائد باطلہ، تاریخی و اصلاحی ناول انسائیکلوپیڈیا، اسلامیات، فتویٰ جات، سوانحی لٹریچر، حکایات اور رضویات کے علاوہ اخبارات اور رسائل و جرائد عوام الناس کے مطالعہ کے لئے بلا معاوضہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ درسِ قرآن و حدیث، تلاوت نعت خوانی اور علماء کرام کی تقاریر پر مشتمل کیسٹیں بھی موجود ہیں۔

خالصتاً دینی بنیادوں پر ایک پرائیویٹ ہائی سکول قائم کیا گیا ہے جس میں مستحق طلبہ کو مفت تعلیم، یتیم بچوں کو مفت کتب اور تعلیم و تربیت کا عمدہ اہتمام موجود ہے۔

مصطفیٰ لائبریری کی دو شاخیں، ایک ٹنڈو محمد خان (سندھ) اور دوسری جاتی چوک بدین روڈ دیوان سٹی ضلع ٹھٹھہ (سندھ) میں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔

مصطفیٰ لائبریری ایک کنال رقبے پر قائم کی گئی جس میں ایک بڑا ہال بھی ہے جہاں ماہانہ درسِ قرآن، درس حدیث اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اہم دینی لٹریچر کے علاوہ محبت رسول ﷺ سے لبریز ایک ضخیم کتاب صلوعلیہ وسلمو تسلیما شاندار انداز میں چھپ کر مفت تقسیم ہو چکی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی جلد شائع کیا جائے گا۔

اوقات لائبریری: صبح 9 تا 11 بجے
عصر تا عشاء

ماہانہ مفت میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے۔

نوٹ: لائبریری میں روزِ اوّل سے اب تک اخبارات اور رسائل و جرائد جلدوں کی صورت میں محفوظ ہیں

مصطفیٰ لائبریری: 161- فاروق کالونی، والٹن روڈ لاہور کینٹ
فون نمبر: 5820659-5824921 موبائل: 0300-4273421